Sahifa Zartusht
By Mahfuzal Haq G.K.V.

پارسیوں کی مشہور آسمانی کتاب کا ترجمہ

صحیفۂ زرتشت

دوسرا رسالہ

دساتیر و قرآن

مرتبہ

سید محفوظ الحق علمی مدیر کوکب ہند دہلی

عبدالرحمن رحمانی نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کی

اس کتاب کی اشاعت

کا

مقصد

آج دُنیا میں طرح طرح کے فساد پھیلے ہوئے ہیں۔ سب سے بڑھکر مذہبی اختلافات نے آگ لگا رکھی ہے۔ اہل مذاہب تعصب کے انگاروں پر لوٹ رہے ہیں۔

ہاں وہ لوگ جو حقیقت پرست ہیں ان بے بنیاد جھگڑوں سے کنارہ کش ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ روز بروز اہل عالم کی آنکھیں کھُلتی جاتی ہیں۔ اور وہ تمام مذاہب کی متحدہ حقیقت کا علم حاصل کرتے جاتے ہیں بہت ہی کانفرنسیں اسی غرض سے منعقد ہوتی رہتی ہیں کہ تمام مذاہب کی مشترکہ تعلیمات کو معلوم کرکے لوگوں کو وحدتِ حقیقت کا پیغام دیا جائے۔

آج حضرت بہاء اللہ کے دورِ ظہور میں اتحادِ حقیقی کے جھنڈے بلند کئے گئے ہیں۔ اور خُدا نے خود اس حقیقت کو بے نقاب کردیا کہ تمام مذاہبِ آسمانی حقیقت میں ایک ہی ہیں۔

وحدت ادیان کا علم ایک نہایت مفید اور دلچسپ علم ہے۔ دُنیا میں مختلف تحریکات اس علم کو پھیلانے کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔ وہ دن آنیوالا ہے جبکہ اختلافات کی دلدل میں پھنسے ہوئے لوگ وحدتِ ادیان کی روشنی میں اتحاد کی مضبوط چٹان پر کھڑے ہونگے۔

کوکب ہند وحدتِ ادیان پر روشنی ڈالتا رہا ہے۔ جس سے اہل بصیرت کے سینے روشن ہوتے رہے ہیں۔ آج ایران کے مشہور بزرگ پیغمبر حضرت زرتشت کی کتاب کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب دُنیا کی مقدس الہامی کتابوں میں سے ہے۔ اسکے شائع کرنے کا اہم مقصد یہ ہے کہ اہل مذاہب کی نظر وسیع ہو جائے۔ اور انہیں معلوم ہو جائے کہ دنیا کے مذاہب حقیقت میں کیسے متحد ہیں۔ باہمی غلط فہمیاں دور کرکے سب ایک دل ہو جائیں۔ مسلمان۔ ہندو۔ مسیحی دیکھیں کہ مذہبِ زرتشت' اسلام۔ ویدک دھرم۔ دینِ مسیحی سے کسقدر یگانگت رکھتا ہے۔ پھر جبکہ مذاہب حقیقت میں ایک ہیں تو اہل مذاہب کیوں پھوٹ میں پڑے ہوئے ہیں ہر ایک مسلمان۔ ہندو۔ مسیحی۔ یہودی۔ بودھ جب کتابِ حضرتِ زرتشت کا مطالعہ کرے گا تو بہت

نامۂ شت وخشور زرتشت

(۱) خدا کی پناہ اُس عادتِ زشت و خوئے بد سے جو گمراہ کرنے والی۔ بُری راہ پر لے جانیوالی دُکھ دینے والی۔ ستانے والی ہے

(۲) شروع خدا کے نام سے جو بخشنے والا۔ بخشش کا پیدا کرنے والا۔ مہربان انصاف کرنیوالا ہے۔

(۳) بنامِ یزدان

(۴) اے زردشت پسر اسفنتمان! میں نے تجھے پیغمبری دی (۵) اور اپنا تین قسم کا کلام تجھے بخشا ہے۔ (۶) ایک خواب میں جو "وخشنامہ" ہے (۷) دوسرا خواب و بیداری کے درمیان وہ "فرہنگاخ" ہے (۸) تیسرا صرف بیداری میں جبکہ تو اپنے جسم سے علیحدہ ہوکر فرشتہ کے ساتھ تمام آسمانوں سے گذرا (۹) تیری روح مجھ تک پہنچی (۱۰) جو باتیں میں نے تجھے دی ہیں دو طرح کی ہیں (۱۱) پرخیدہ (رمز) ابرخیدہ (صریح) رمز کو صریح کے مطابق کرنا چاہیئے (۱۲) دساتیر پر ہی عمل کرتے رہو (۱۳) میں نے تمام ہستی کے بھید تجھے بتا دیئے ہیں (۱۴) اب تو گذشتہ موجودہ اور آئندہ سے باخبر ہے (۱۵) میں جسے بیداری میں پیغمبری دیتا ہوں تو مہ آباد کی بزرگ آئین اسے سونپتا ہوں (۱۶) یہی آئین میری پسندیدہ ہے (۱۷) جو شخص اس سے جُدا ہے وہ میرے کلام کی حقیقت نہ سمجھنے کے باعث الگ ہے (۱۸) میرے کلام کی حقیقت پوری بیداری میں ہی دریافت ہوسکتی ہے۔ (۱۹) میری جانب سے گشتاسپ بادشاہ سے کہدو (خدا فرماتا ہے کہ) اے شہنشاہ میں نے تجھے چند چیزیں مخصوص طور پر عطا فرمائی ہیں جن سے تو سب لوگوں پر نمایاں ہے (۲۰) اول زرتشت جیسا محبوب عادت پیغمبر (۲۱) دوم اسفندیار جیسا لائق بیٹا جو کہ موید اور بہادر ہے۔ (۲۲) اور جاماسپ جیسا دانا وزیر جو آسمانوں کے راز جانتا ہے (۲۳) پھر حکومت کیلئے ایران جیسا عمدہ ملک (۲۴) سب عبادتگذار بادشاہ اسی طریق سے باعظمت و شوکت ہوتے ہیں۔

(۲۵) بنامِ یزداں

(۲۶) اب اے میرے پیارے تو میرے پاس آیا ہے۔ میں نے تجھے اپنے پاس بُلایا ہے۔ دریافت کر تو جو چاہتا ہے میں جواب دوں گا۔

(۲۷) بنام یزداں

(۲۸) تو پوچھتا ہے کہ اے خدائے بزرگ جہان کو تو نے کسطرح پیدا کیا؟ (۲۹) اے میرے دوست! یقین کر کہ ذاتِ واجب الوجود بے چون و چرا ہے (۳۰) وجود روشنی ہے۔ اور روشنی ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ (۳۱) خدا کی عظمت و کبریائی نے اپنی وسعت پر نظر ڈالی۔ عقل۔ روح۔ جسم نمودار ہو گئے۔ (۳۲) جیسے کہ (حضرت) مہ آبادی کتاب میں ہم فرما چکے ہیں (۳۳) جب کائنات خدا کے پرتو سے جلوہ گر ہوئی۔ عناصر اربعہ۔ اور موالید ثلاثہ پیدا ہو گئے (۳۴) یہ تینوں بیٹے (موالید ثلاثہ) چار ماؤں (عناصر اربعہ) کے محتاج ہیں۔ اور عناصر اربعہ کائنات کے محتاج ہیں۔ اور کائنات روح کی محتاج اور روح عقل کی اور وہ خدا کی (۳۵) جو کچھ زمین پر ہے وہ اس چیز کا پرتو ہے جو ملاء اعلیٰ میں ہے (۳۶) چونکہ اس نور میں خوبی ہے اس پرتو میں بھی خوبی ہے (۳۷) جب وہ نور اس سایہ سے دور ہو جاتا ہے۔ زندگی سایہ سے الگ ہونے لگتی ہے (۳۸) پر وہ نور بھی ایک اور بڑے نور کا پرتو ہے (۳۹) ایسا ہی مجھ تک کہ میں تمام نوروں کا نور ہوں (۴۰) خدا کو دیکھ کہ اسنے سایہ پھیلا رکھا ہے۔

(۴۱) بنام یزداں

(۴۲) اب یونان سے ایک بڑا عقلمند "توتیانوش" نام آتا ہے۔ تجھ سے کچھ امور کی حقیقتیں دریافت کرے گا۔ (۴۳) اسکے بولنے سے پہلے ہی تو جو کچھ میں تجھسے کہوں جواب دے (۴۴) عقلمند دوست پوچھتا ہے دانایانِ یونان کہتے ہیں کہ دنیا میں پیغمبر کی کیا ضرورت ہے؟ (۴۵) پیغمبر اسلئے چاہیئے کہ لوگ زندگی کے کاموں میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ (۴۶) انکیلئے ایک ایسے قانون بنانیوالوں کی ضرورت ہے کہ جنہیں سب مان لیں (۴۷) تاکہ لین دین میں ظلم و ستم نہ ہو۔ دھوکہ اور فریب نہ ہو۔ نظامِ عالم درست رہے (۴۸) اور یہ قانون بنانے والے خدا کی طرف سے ہونے چاہئیں۔ تاکہ تمام لوگ اُن کو یکساں قبول کریں (۴۹) اسی وجہ سے پیغمبر مبعوث کیا جاتا ہے (۵۰) وہ تجھ سے پوچھتا ہے کہ ہم پیغمبر کو اسکے کام میں صادق کسطرح سمجھیں؟ (۵۱) اسطرح سے کہ جو کچھ وہ جانتا ہے دوسرے نہیں جانتے۔ (۵۲) وہ تمہارے دل میں چھپی ہوئی باتیں بتاتا ہے (۵۳) اور سوالات کے جواب میں عاجز نہیں رہتا۔ (۵۴) اور جو کچھ وہ کر سکتا ہے دوسرا کوئی نہیں کر سکتا۔ (۵۵) عقلائے یونان نے یہ خبر پائی ہے کہ ایک بہت بڑا بزرگ نیک خو بادشاہ پیدا ہوگا اور ان سے بہت محبت رکھے گا اے زردشت یہ تجھسے پوچھتے ہیں کہ وہ کون ہے؟ (۵۶) وہ بادشاہ شہنشاہ گشتاسپ کی نسل سے ہوگا (۵۷) جب ایرانی بدکاریاں کریں گے اور اپنے بادشاہ کو مار ڈالینگے، خدا اس خجستہ بادشاہ کو باوجودیکہ وہ ایرانی ہے روم

میں لے جائے گا (۵۸) وہ بہت نیکبخت ہنرمند اور دانا بادشاہ ہوگا۔ آخر اپنا خط ایرانیوں کے نام دیگا (۵۹) تاکہ اسکو دساتیر میں شامل کردیں۔ (۶۰) اور جب وہ بادشاہ (سکندر) ایران میں آئیگا ایرانی کتابوں کو یونانی زبان میں کردے گا (۶۱) جسکے سبب یونانیوں میں سے ریاضت کا طریقہ اُٹھ جائیگا۔ اور فلسفہ پھیل جائے گا (۶۲) جب یونانی توتیانوش، تجھسے کہ تو میرا پیغمبر ہے یہ باتیں سُنے گا تو وہ میرا دین قبول کرکے یزدانی ہوجائے گا۔

(۶۳) بنامِ یزدان

(۶۴) اے میرے پیارے پیغمبر زرتشت اسفنتمان جب شنکر کاس آیا دساتیر کا ایک حصہ سُنکر اُسنے راہِ راست کو قبول کرلیا۔ اور ہندوستان کو لوٹ گیا۔ (۶۵) اب ایک برہمن بیاس نامی ہندوستان سے آئیگا۔ وہ بڑا عقلمند ہے۔ اس جیسے دُنیا میں کم ہیں۔ (۶۶) وہ اپنے دل میں یہ بات رکھتا ہے اول وہ تجھسے پوچھے کہ تمام موجودات میں خدائے خالق کیوں نزدیک نہیں ہے (۶۷) کہدے خدا سب کچھ کرنیوالا اور سب چیزوں کا بنانیوالا ہے۔ فیضِ ہستی میں اسکے اور فرشتۂ سالار کے درمیان کوئی درمیانی واسطہ نہیں۔ اور دوسروں کیلئے بہت سے وسائط ہیں (۶۸) درمیانی واسطے اسلئے نہیں ہیں کہ خدا کے فعل میں نادرستی ہے (۶۹) یہ وسائط اسلئے ہیں کہ موجودات میں بعض کو بغیر کسی ایک واسطہ کے تابشِ فیضِ الٰہی کی برداشت نہیں ہے (۷۰) اور بعض بغیر چند واسطوں کے اور بعض بغیر بہت سے واسطوں کے رتاب نہیں لاسکتے) (۷۱) دوسری بات وہ تجھ سے یہ پوچھیگا کہ آگ آسمان کے نیچے کیوں ہے؟ اور ہوا آگ سے نیچے کیوں ہے۔ اور پانی ہوا سے نیچے کیوں ہے اور مٹی پانی سے نیچے کیوں ہے (۷۲) کہدے کہ آسمان ہمیشہ گردش میں ہے۔ اور گردش سے گرمی پیدا ہوتی ہے (۷۳) اسلئے آسمان سے نیچے آگ رکھی گئی ہے۔ کہ اگر آگ کے سوا کوئی اور چیز ہوتی تو گردشِ آسمان کی گرمی اسے جلا ڈالتی (۷۴) پھر ہوا لطیف چیز ہے اگر لطیف نہ ہوتی تو جاندار جلد جلد سانس بھی نہ لے سکتے (۷۵) پھر خدا نے پانی کو بناکر مٹی کے پاس رکھا۔ کیونکہ اگر پانی بھی ہوا کی طرح اوپر نیچے ہر جگہ ہوتا تو دُنیا پانی میں ڈوبی رہتی جاندار نہ سانس لے سکتے نہ کھا سکتے نہ سو سکتے۔ نہ بیٹھ سکتے (۷۶) پھر زمین پیدا کرکے اُسکو ٹھہرا دیا۔ جانداروں اور زمین سے اُگنے والی اور کانوں سے نکلنے والی چیزوں میں سے ہر ایک کا ایک ڈھنگ رکھا اور ہر ایک کو ایک کام پر لگایا۔

(۷۷) بنامِ یزدان

(۷۸) اور وہ تجھ سے یہ بھی پوچھے گا کہ جانور گلشاہ کے کسطرح فرمانبردار تھے اور ان جانوروں کا آدمیوں سے کیا مباحثہ ہوا تھا۔ کہدے (۷۹) خدا نے گلشاہ کو اپنا برگزیدہ بنایا اور جانوروں کو

اسکا تابع فرمان کردیا (۸۰) اُس بادشاہ گلشاہ نے تمام جانوروں کو سات حصوں پر تقسیم کیا (۸۱)
اول چرندے اور ان کا بادشاہ گھوڑے کو بنایا۔ جسکا نام رخش تھا (۸۲) دوسرے درندے اور
انکی بادشاہی شیر کو دی۔ جسکا نام تمبندہ تھا۔ (۸۳) تیسرے پرندے اور ان کا حاکم سیمرغ کو بنایا۔
جسکا نام خردمند تھا (۸۴) چوتھے پیٹ سے رینگنے والے جانور اور اس گروہ کی سرداری عقاب کو دی جسکا نام برتر تھا۔
(۸۵) پانچویں دریائی جانور اور انکا فرمان روا ناکے کو مقرر کیا جسکا نام توانا تھا (۸۶) چھٹے رینگنے والے
جانور۔ ان کا افسر اژدھے کو بنایا جسکا نام پُرزور تھا (۸۷) ساتویں بھنبھنانے والے جانور اور ان کی
سرداری شہد کی مکھی کو دی جسکا نام شیرین تھا (۸۸) گُلشاہ کے مقرر کئے ہوئے ان سات بادشاہوں
کی طرف سے سات عقلمند نمایندے شہنشاہ گُلشاہ کے پاس آئے اور آدمیوں کے ظلم و ستم کی
شکایت کرکے دادخواہ ہوئے (۸۹) رُخش کا بھیجا ہوا ہشیار نمایندہ اونٹ سب سے پہلے بولا اے خدا کے
پیغمبر! ہم پر آدمیوں کی کیا برتری ہے جو ہم پر اسقدر ظلم کرتے ہیں (۹۰) وہ بتائیں تاکہ ہم سُنیں اور جو
کچھ ہم کہیں وہ سُنیں (۹۱) ایک دانشمند خجستہ نام بولا کہ جانوروں پر آدمیوں کی برتری کے بہت سے
دلائل ہیں۔ اُنمیں سے ایک گویائی ہے جو یہ جانور نہیں رکھتے (۹۲) اونٹ نے جواب دیا کہ گویائی سے
مطلب اگر یہ ہے کہ سُننے والا مقصد کو سمجھ لے تو یہ بات جانوروں کو بھی حاصل ہے (۹۳) اور جانوروں
کی گفتگو کی داستان گلشاہ اور سیامک پیغمبر کی کتاب میں موجود ہے۔ پوچھ لیجئے کہ یہ بھی سُن رہے ہیں
(۹۴) خجستہ نے کہا کہ لوگوں کی باتیں تو صاف صاف ہیں اور اونٹ جو کچھ بولتا ہے گڑبڑ ہے۔
(۹۵) اونٹ نے جواب دیا کہ جانور کی زبان بھی صاف ہے۔ چونکہ تم اُنکی زبانیں نہیں سمجھتے کہتے ہو
کہ انکی زبان گڑبڑ ہے۔ اے نادان جس بات سے تو اپنی خوبی ظاہر کرنا چاہتا ہے وہ خود تیرا نقص ہے۔
(۹۷) تو کہتا ہے کہ جانوروں کی زبان صاف نہیں ہے اور آدمیوں کی خوبی یہ ہے کہ انکی زبان صاف ہے
جبکہ سُننے والا دونوں سے نتیجہ حاصل کر سکتا ہے تو دونوں یکساں ہیں (۹۸) اور پھر اگر کوئی پوشیدہ
زبان میں بہت کچھ کہے تو بھی اُسکی گرفت نہیں کر سکتے۔ اور جب صاف زبان میں کہتا ہے گرفتار ہو
جاتا ہے (۹۹) جیسے آدمیوں کو ضروری نہیں کہ وہ جانوروں کی زبان بولیں ویسے ہی جانوروں پر لازم
نہیں کہ وہ آدمیوں کی زبان میں گفتگو کریں (۱۰۰) کیا تو نہیں دیکھتا کہ مشرق کے رہنے والیکو ایک مغربی
کی بات ہوا کی صدا معلوم ہوتی ہے جو اسکی سمجھ میں نہیں آتی۔ ایسے ہی مغربی کے لئے مشرقی کی زبان
نامفہوم ہوتی ہے (۱۰۱) اگر کوئی کسی کی زبان کو نہیں جانتا تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ زبان ہی سمجھی جانے
کے قابل نہیں (۱۰۲) خجستہ نے کہا تمہیں ہماری خدمت کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱۰۳) اونٹ بولا تمہیں بھی

ہمارے لئے پانی، دانا چارہ لانے کا حکم دیا گیا ہے (۱۰۴) خجستہ سے جواب نہ آیا۔

(۱۰۵) شیریں کا بھیجا ہوا نمائندہ مور، آگے بڑھا اور رنگ شاہ سے کہا اے خدا کے پیغمبر! اور آدمی اور جانوروں کے بادشاہ! ہم پوچھتے ہیں کہ جانوروں پہ ... نوں کی برتری کیا ہے؟

(۱۰۶) ایک عقلمند ستناسا نام کھڑا ہوا اور بولا کہ جانوروں پہ انسانوں کی برتری کے وجوہات میں سے ایک وجہ انسان کی خوبصورتی اور اچھے اچھے مکانات کی تعمیر کرنا ہے (۱۰۷) عقلمند مور نے کہا کہ اہل معنی کو صورت سے سروکار نہیں۔ بایں ہمہ تمام جسمانی اعضاء میں ہم اور آدمی برابر ہیں (۱۰۸) جب تم کسی کی تعریف کرتے ہو تو کہتے ہو "آہو چشم" "کبک رفتار" "مور میان" اس سے معلوم ہوا کہ ہم خوبصورتی میں بھی بڑھکر ہیں۔ (۱۰۹) ستناسا کو اسکا جواب نہ آیا۔

(۱۱۰) شیر کی بھیجی ہوئی لومڑی شیم نام جلدی سے آئی۔ اور بولی کہ آدمیوں کی فضیلت کیا ہے؟

(۱۱۱) جوان شیر نام ایک عقلمند نے جواب دیا کہ آدمی اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ اچھا کھاتے پیتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو چھپاتے ہیں۔ (۱۱۲) شیم نے کہا تمہارے پہلے کپڑے اور موجودہ کپڑے جانوروں کے ہی بال اور کھال سے بنائے گئے ہیں۔ اور تمہارے اچھے اچھے کھانے شہد سے طیار ہوئے ہیں۔

(۱۱۴) اور جانوروں کو شرمگاہ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسکے چھپانے کی جگہ خود ہی چھپی ہوئی ہے (۱۱۵) اور اگر چھپی ہوئی نہ بھی ہو تو کیا ہرج۔ خدا نے انہیں چھپانے کا حکم ہی نہیں دیا۔

(۱۱۶) جوان شیر نے جواب دیا کہ تجھے اس بارے میں بولنے کا حق نہیں ہے۔ تم بے ہری سے ایکدوسرے کو پھاڑ ڈالتے ہو (۱۱۷) لومڑی نے کہا کہ یہ جھگڑنا اور پھاڑ کھانا تو ہم نے تمہیں لوگوں سے سیکھا ہے۔ جلمیس نے تلمیس کو مار ڈالا تھا (۱۱۸) اور درندوں کی تو خوراک ہی گوشت ہے پر تم کیوں ایکدوسرے کو مار ڈالتے ہو (۱۱۹) چونکہ تم لوگ بدکار ہو اسلئے خدا پرست لوگ تم سے الگ ہو کر پہاڑوں اور بیابانوں میں ہمارے پاس آجاتے ہیں (۱۲۰) اور ہم انکے ساتھی اور خدمتگذار ہوتے ہیں (۱۲۱) جوان شیر سے جواب نہ بن پڑا۔

(۱۲۲) اژدہائے پُرزور کا بھیجا ہوا عقلمند نمائندہ رجال (مکڑا) آگے بڑھکر بولا کہ آدمیوں کی فضیلت کیا ہے۔ وہ بتائیں تاکہ ہم بھی جان لیں۔

(۱۲۳) نیا توش نامی عقلمند نے جواب دیا کہ آدمی شعبدہ بازی اور جادو وغیرہ جانتے ہیں اور جانور نہیں جانتے (۱۲۴) رجال نے کہا کہ یہ بات جانوروں میں آدمیوں سے زیادہ ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ رینگنے والے جانور اور گھومنے والے جانور بغیر لکڑی اور اینٹ کے اپنے لئے کیسے کیسے سہ گوشہ و چہار گوشہ

مکان بناتے ہیں (۱۲۵) میری ہی کام دیکھ لو کہ بننے کا سامان لئے بغیر کیسا اچھا سوت بنا لیتا ہوں (۱۲۶) نیا توش نے کہا کہ آدمی لکھ سکتے ہیں اور جو کچھ دلیں ہو کاغذ پر لا سکتے ہیں۔ جانور ایسا نہیں کر سکتے (۱۲۷) رجال نے کہا کہ جانور خدا کے راز کو زندہ دل سے نکالکر کاغذ کے تنِ بیجان پر نہیں ڈالتے (۱۲۸) نیا توش نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

(۱۲۹) پھر نہنگِ توانا کا بھیجا ہوا عقلمند نمایندہ سنگ پشت آیا اور بولا کہ انسانوں کی فضیلت کی دلیل کیا ہے؟

(۱۳۰) دانش ستا نامی عقلمند نے جواب دیا کہ بادشاہ۔ وزیر۔ زورمند۔ عالم۔ حکیم اور نجومی آدمیوں میں ہوتے ہیں یہ آدمیوں کی فضیلت کا ثبوت ہے (۱۳۱) سنگ پشت نے کہا یہ گروہ جو آپنے آدمیوں میں بتائے ہیں، جانوروں میں بھی ہوتے ہیں (۱۳۲) شہد کی مکھی کے شاہی انتظام کو دیکھو (۱۳۳) لومڑی کی وزارت اور چالاکی یاد کرو (۱۳۴) ہاتھی کی قوت کو سنو (۱۳۵) کُتّے کی ہوشیاری دیکھو کہ اپنی زبان سے ہی اپنے بالوں کو صاف کر دیتا ہے (۱۳۶) ستاروں کو پہچاننے والا مُرغ ہے جو دن اور رات کے وقت کو خوب پہچانتا ہے (۱۳۷) جب بات یہانتک پہونچی۔ دانش ستا خاموش رہگیا۔

(۱۳۸) سیمرغ خردمند کا بھیجا ہوا عقلمند نمایندہ فیسار طاؤس، آگے بڑھکر بولا، آدمیوں کی بزرگی کا ثبوت کیا ہے؟

(۱۳۹) روان ماہ نامی عقلمند نے کہا کہ ذکاوت اور اچھے بُرے کی تمیز انسانوں میں ہے۔

(۱۴۰) فیسا نے کہا اگر اندھیری رات میں سَو بکریاں بچے دیں تو دن کو ہر ایک اپنے اپنے بچے کو پہچان لے گی۔ اور ہر ایک بچہ بھی اپنی ماں کو پہچان لے گا (۱۴۱) روان ماہ نے کہا۔ آدمی دلیر اور جنگجو ہیں۔

(۱۴۲) فیسا نے جواب دیا کہ شیر سے زیادہ دلیر اور جنگجو نہیں ہیں (۱۴۳) روان ماہ چپ ہو گیا۔

(۱۴۴) عقاب برتر کا بھیجا ہوا عقلمند نمایندہ ہمائی نکلکر بولا کیا کوئی ایسا ہشیار ہے جو آدمیوں کی فضیلت میرے سامنے ثابت کر دے (۱۴۵) ایک عقلمند یزداں ستائندہ جواب میں گویا ہوا کہ انسانوں کی فضیلت عقلمندی بھی ہے جسکی قوت سے وہ بلندی اور ترقی حاصل کرتے ہیں (۱۴۶) ہماں نے کہا اگر اسی بات پر ناز ہے تو یہ بات جانوروں میں بھی ہے۔ وہ بھی اپنی قوت عقل کے ذریعہ پھول اور کانٹے میں امتیاز کرتے ہیں۔ (۱۴۷) یزداں ستائندہ نے کہا کہ عقل کی جڑ بھی ہے اور شاخ بھی ہے۔ تمہیں شاخ دیگئی ہے۔ اور عقل کی جڑ پیغمبر کی نصیحت ہے جو آدمیوں کے پاس ہے۔

(۱۴۸) ہمایوں نے کہا ہمیں بھی یہ چیز دیگئی ہے۔ اور ہر گروہ کی روش اور شریعت جدا ہے (۱۴۹) اور

جیسے تمہارے پیغمبر ہوتے ہیں اور ہمیں صاف صاف نصیحت کرتے ہیں ہمارے اندر بھی ہادی ہوتے ہیں جنمیں سے ایک شہد کی مکھی ہے (۱۵۰) یزدان ستایندہ نے کہا کہ آدمیوں کی روح مساوات حاصل کرتی ہے۔ ایکدوسرے کی روح سے ملتی ہے۔ اور ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچتی ہے (۱۵۱) ہماں نے کہا کہ وحشی جانور تک بھی مانوس ہو جاتے ہیں (۱۵۲) یزدان ستایندہ نے کہا کہ ہاں بیشک یہ تو سچ ہے بااینہمہ تمہاری انتہائی ترقی یہ ہوئی کہ صفات انسانی میں سے ایک صفت تم نے حاصل کی۔ انسان فرشتوں کے صفات حاصل کرلیتا ہے (۱۵۳) ہماں نے کہا ٹھیک۔ اسکے باوجود جانوروںکو مارنا اور آدمیوں کو قتل کرنا یہ تو آدمیوں کو درندوں میں داخل کرنا ہے نہ کہ فرشتوں میں کیونکہ فرشتے تو ان باتوں سے پاک ہیں (۱۵۴) یزدان ستایندہ نے کہا کہ درندہ جانوروں کو مارنا تو اچھا ہے جیسے بیمار کی فصد کرنا (۱۵۵) پیغمبر جہان حضرت گلشاہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم تو بے آزار جانوروں کو مارنا بُرا جانتے ہیں۔ اور آج میری سلطنت میں کسی آدمی کو اسبات کی مجال نہیں (۱۵۶) اگر درندی جانور ہم سے عہد و پیمان کریں کہ اور جانوروں کو نہ مارینگے تو ہم درندوں کو بھی مارنا چھوڑ دینگے کیونکہ ہم ان سے بھی محبت رکھتے ہیں (۱۵۷) پس بھیڑ اور بھیڑیئے نے باہم دوستی کے پیمان باندھے۔ اور شیر اور ہرن دوست آشنا ہوگئے (۱۵۸) اور جہان میں کسی قسم کا ظلم وستم نہ رہا (۱۵۹) یہانتک کہ ضحاک نے اس عاہدہ کو توڑ ڈالا (۱۶۰) ضحاک کے اس فعل سے بجز بے آزار جانوروں کے کوئی بھی عہد پر قائم نہ رہا۔

(۱۶۱) یہ ایک عظیم الشان راز کا کھوج ہے (۱۶۲) جب تو یہ حقیقت بیاس کے سامنے رکھیگا وہ راہِ راست پر آئے گا۔ اور تیرا ہمخیال ہوجائیگا۔

(۱۶۳) **بنام یزدان**

تیرے بعد سکندر ہوگا۔ پھر ساسانِ اول پیغمبر آئے گا۔ اور تیری کتاب کو روشن کرے گا۔ (۱۶۴) میری باتوں کی حقیقت کو جیسا وہ سمجھیگا کوئی نہ سمجھے گا

پندنامہ سکندر:- حضرت زرتشت کی وہ وحی ہے جو خدا نے ان پر اسلئے نازل کی تھی کہ جب سکندر بادشاہ ہو تو اسے پہنچائی جائے۔ بڑی حفاظت سے وہ وحی رکھی جاتی تھی۔ جب سکندر کا زمانہ آیا تو وہ وحی اسے پہنچائی گئی۔ سکندر نے بہت تعظیم سے اُسے قبول کیا۔ اسی لئے وہ "پندنامہ سکندر" کے نام سے مشہور ہے۔ اور دساتیر آسمانی میں شامل ہے اسکا ترجمہ بھی دیا جاتا ہے:-

پندنامۂ سکندر

(۱) خداکی پناہ اس عادتِ بد اور خبیث رسّت سے جو گمراہ کرنیوالی۔ بُری راہ پر لے جانے والی دُکھ دینے والی ستانے والی ہے

(۲) خُدا کے نام سے جو بخشنے والا بخشش کا مالک مہربان انصاف کرنیوالا ہے

(۳) خدا کے پاک نام سے (۴) اے سکندر پسر دارا خدا نے تجھے بادشاہی اور جہاں گیری کیلئے کھڑا کیا ہے۔ حضرت آباد جو ایک بزرگ ترین پیغمبر ہیں، تو انکی عظیم الشان شریعت کی نسبت دانائی سے کام لے (۵) ایرانیوں کے چند بُرے کاموں کے سبب میں تجھے روم میں لے گیا (۶) بیگانے آدمی کو ایران پر حاکم بناکر نہ بھیج کہ وہ تمہارا ہی گھر ہے۔ اگر تیرے لشکر کی طرف سے ایران کے نیک لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو توبہ کر اور انکو خوش کر ورنہ میں تجھسے پوچھوں گا۔

(۸) خدا کے نام پاک سے

(۹) خدا نے آدمی پر یہ رحمت کی کہ اُسے دوسرے درجہ کے فرشتوں میں بنایا (۱۰) اور اسکے ساتھ پہلے درجہ کا ایک فرشتہ کردیا۔ جسکا نام عقل ہے (۱۱) اور اسکو اس دنیا میں رہنے والے فرشتوں کے ذریعہ مدد پہنچائی (۱۲) ان فرشتوں میں سے ایک جگر میں رہتا ہے جسکا نام خواہش ہے۔ اور دوسرا حیوانی ہے جسکا گھر دل ہے۔ اور ایک کا نام روحی ہے جو دماغ میں رہتا ہے (۱۳) اور انکے ماتحت بہت سے مددگار و خدمتگذار بنائے ہیں (۱۴) حیوانی سے دو شیطان پیدا ہوگئے ہیں شہوت اور غصّہ۔ انہیں معتدل طور پر بد کے رہو (۱۵) جبتک لوگ یہ باتیں نہیں جانتے بلند رتبہ نہیں پا سکتے۔ اب ایک عقلمند اور نیک کردار پیغمبر ساسان نامی آنے والا ہے۔

حضرت ساسان:- یہ وہی بزرگ پیغمبر ہیں جنہوں نے اپنی وحی میں حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مبارک کی پیشگوئی فرمائی ہے جسمیں خانہ کعبہ کا بتوں سے خالی ہوکر قبلۂ عالم ہونا۔ اہل اسلام کا ایران پر غالب آنا۔ زرتشتی لوگوں کی سلطنت کا چھین جانا۔ مسلمانوں کا عروج۔ پھر اُن کا تنزل، باہمی جنگ و فساد روز بروز زیادہ ہونا۔ پھر ایک عظیم الشان مُصلح ربانی کا ظہور فرمانا وغیرہ اہم امور کی صاف صاف خبریں دیگئی ہیں۔ خُدا نے چاہا توکسی وقت حضرت ساسان کی اس کتاب کو مع ترجمہ شائع کیا جائیگا۔

اتحادِ ادیان

دساتیر اور قرآن

جیسے خدا ایک ہے ویسے ہی روحِ حقیقت ایک ہے۔ تمام آسمانی مذاہب ایک ہیں سب کے اصول ایک ہیں مقاصد ایک ہیں۔ اگر کچھ فرق ہے تو صرف زبان اور طرزِ بیان کا یا مختلف زمان و مکان کی مقتضیات کا۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے جسے تمام اہلِ علم و معرفت جانتے اور مانتے ہیں۔ اسی صداقت کے جاننے پر دلوں کی کدورتیں دور ہو جاتی ہیں۔ دوئی اور تفرقہ مٹ جاتا ہے غیریت اور جدائی کے پردے اٹھ جاتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے اور تعصب کے سیلاب ختم جاتے ہیں۔ دنیا کو امن و صلح کی بشارت ملتی ہے۔ اسلئے اس صداقت کا اظہار نہایت ہی ضروری اور بہت ہی مفید ہے۔ ہم اہلِ بہائم کے مقاصد زندگی میں سے یہ خدمت ایک ضروری مقصد ہے۔ کرکب ہند کے ذریعے اس سلسلہ میں بہت کام ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں اب ہم چاہتے ہیں کہ پارسی مذہب کی مقدس الہامی کتاب دساتیر سے چند ایسی باتیں دکھائیں جو کتاب اللہ القرآن کے عین مطابق ہیں۔ جس سے ہر صاحبِ بصیرت اس نتیجہ پر پہنچ جائیگا کہ پارسی مذہب اور اسلام بالکل ایک ہیں۔ دساتیر اور قرآن سراسر متحد ہیں۔ خدا نے دساتیر اور قرآن میں ایک ہی سچائی کو بیان فرمایا ہے۔ حقیقت ایک ہے زبانیں دو ہیں۔ معنی ایک ہیں الفاظ دو ہیں۔ اس سے حقیقت کے چاہنے والوں کو اور بھی زیادہ فائدہ اور خوشی ہوتی ہے کہ صداقت ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ اور حقیقت چاروں طرف جلوہ گر ہے۔ دساتیر اور قرآن کا دو الگ زبانوں میں دو مستقل کتابیں ہونا رنج اور اختلاف کا باعث نہیں ہے بلکہ خوشی اور محبت کا موجب ہے کہ دو قالبوں میں ایک ہی روح ہے۔ دساتیر و قرآن یکجان دو قالب ہیں تو انکے ماننے والے پارسیوں اور مسلمانوں کو بھی ایکدل ہو کر اسطرح سے ملنا چاہئے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی؛ تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

آج اس اتحادِ حقیقت کو چند دستینوں کے ذریعہ آشکارا کیا جاتا ہے تاکہ دیکھنے والوں کی آنکھیں پُر نور ہوں۔ دل منور ہوں۔ دنیا ئے اتحاد جگمگا اُٹھے۔"

پہلی روشنی

دساتیر و قرآن اور صفاتِ خداوندی

قرآن مجید خدا کی توحید کے نعرے بلند کر رہا ہے۔ وحدتِ الٰہی کے بیانات سے سمندر کی طرح مواج ہے لا الٰہ الا ھو کے قرآنی نغموں سے فضاء عالم گونج رہی ہے۔ فرماتا ہے۔ انما اللہ الٰہ واحد۔ دساتیر میں بھی بعینہٖ اسی مفہوم کیلئے ایسے ہی الفاظ آئے ہیں کہ دیکبیست بے بسیاری (ھ ۱۲۷) یعنی خداوند تعالےٰ ایک ہی ہے واحد ہے اسکی ذات میں کثرت نہیں۔

قرآن مجید میں فرمایا (قل ھو اللہ احد) اسی نکتہ کو دساتیر میں یوں بیان کیا ہے کہ یکیست نہ بیکشمار (ھ ۶۹) کہ خدا ایک ہے مگر گنتی کا ایک نہیں یعنی یکتا ہے جیسا کہ فرمایا ولم یکن لہ کفواً احد (سورہ اخلاص) اسی بات کو دساتیر میں یوں فرمایا کہ ہمتا ندارد (ھ ۶۹) وہ خدائے تعالےٰ بے ہمتا ہے اسکی مانند کوئی نہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے لیس کمثلہٖ شیٔ (سورہ شوریٰ) دساتیر میں ارشاد ہے:۔ ہیچ چیز باو نماند (ھ ۶۹) کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔ قرآن شریف میں فرمایا اللہ الصمد (اخلاص) خدا بے نیاز ہے۔ اُسے کسی مددگار کی ضرورت نہیں لم یلد و لم یولد (اخلاص) نہ اسنے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جناگیا ولم تکن لہٗ صاحبۃ (سورۂ انعام) اور نہ اسکی کوئی بیوی ہے۔ دساتیر میں فرمایا جُز آغاز و انجام، انباز و دشمن و مانند و یار و پدر و مادر و زن و فرزند و جای و سوی و تن و تن آسا و تنانی و رنگ و بوی است (ھ ۳۰) یعنی خدا تعالےٰ ابتداء انتہاء سے برتر ہے۔ مقابل اور دشمن نہیں رکھتا۔ اسکی مانند اور اسکا مددگار کوئی نہیں۔ باپ اور ماں اور بیوی بچے سے پاک ہے۔ جگہ اور سمت جسم اور جسمانی چیزوں سے مقدس ہے رنگ و بو سے منزہ ہے۔ قرآن شریف میں فرمایا ھو الحیّ لا الٰہ الا ھو (سورہ مومن) کہ وہ زندہ خدا ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں اور فرمایا العلیم الخبیر (سورہ مجادلہ) وہ سب کچھ جاننے والا اور سب سے باخبر ہے۔ فرمایا۔ انّ اللہ قویٌ عزیز (حدید) وہ قوت و عزت کا مالک ہے و ربک الغنیّ ذو الرّحمۃ (انعام) خدا بے نیاز اور مہربان ہے۔ و اللہ یقضی بالحق (مومن) عدل کے ساتھ فیصلہ کرنیوالا ہے۔ دساتیر میں فرمایا زندہ و دانا و توانا و بے نیاز و دادگر و بشنودن و دیدن و بودن آگاہ است (ھ ۳) کہ خدا زندہ ہے۔ جاننے والا اور قادر ہے۔ بے پرواہ ہے انصاف کرنیوالا ہے۔ ہر ایک کے سننے اور دیکھنے سے باخبر ہے۔ ہر ایک ہستی سے آگاہ ہے اور

فرمایا۔ براو ہیچ چیز پوشیدہ نیست۔ قرآن مجید میں ارشاد کیا لا یخفیٰ علے اللہ من شئ (ابراہیم) خدا سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا خالق کل شئ (انعام) خدا ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے۔ دساتیر میں کہا ہستی دہ ہمہ "سب کو وجود بخشنے والا وہی ہے۔

دوسری روشنی

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا لا تدرکہ الابصار (انعام) آنکھیں اُسے نہیں پاسکتیں۔ دساتیر میں فرمایا نہ یابند اورا چشمہا و نہ آسایند اورا اندیشہا (۶۵) آنکھیں خدا کو نہیں پاسکتیں اور تمام عالم کے دلی خیالات اسپر احاطہ نہیں کر سکتے۔ یہی بات قرآن شریف میں یوں بیان فرمائی کہ لا یحیطون بہ علماً (طٰہٰ) کہ لوگ اپنے علم وادراک سے خدا پر محیط نہیں ہو سکتے۔ وہ ہر فہم وسخن سے برتر ہے ۔

اے برتر از قیاس وگمان وخیال و وہم ∴ وز ہرچہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم
دفتر تمام گشت وبپایان رسید عمر ∴ ماہمچنان در اوّل وصفِ تو ماندہ ایم

دساتیر میں فرماتا ہے بامردم گوئے بدین چشم ہر آئینہ باشش را نہ بیند چشم دیگر خواہید (۶۵) کہدے کہ اے انسانو! تم ان آنکھوں سے خدائے واجب الوجود کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے اسکی دید کیلئے اور ہی آنکھیں درکار ہیں۔

تیسری روشنی

دساتیر میں فرماتا ہے کور مادر زاد آنکہ گوید اورا کہ خدا باشد نہ بینند (۶۷) وہ مادر زاد اندھا ہے جو کہتا ہے کہ خدا کو نہیں دیکھ سکتے۔ یہ چشم بصیرت کے دیکھنے کا بیان ہے جسکی نسبت حضرت سید الشہدا امام حسین نہایت پُرجذب فقرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عمیت عینٌ لا تراک (وہ آنکھ اندھی ہے جو تجھے نہیں دیکھتی۔ دساتیر میں فرمایا کور مادر زاد است آنکس کہ ہر آئینہ بود را بدین آشکاری کہ اوست نہ بیند (۶۸) وہ مادر زاد اندھا ہے جو خدا کو اسقدر ظاہر و آشکار ہوتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ پس بیشک وہ ان محدود اور مادی آنکھوں کو تو نظر نہیں آسکتا۔ لیکن

(مشکوۃ)
چشم معرفت سے دیکھا جاتا ہے۔ حضرت رسول اللہ روح ما سواہ فداہ فرماتے ہیں نورانیٌ اراہ
کہ میں خدا کی ذات نورانی کو دیکھتا ہوں۔ یہاں ہمیں وید کا ایک منتر یاد آگیا۔ جو دساتیر اور قرآن کے
اس مضمون سے بالکل مطابقت رکھتا ہے اسلئے اسکا مفہوم یہاں لکھ دیتے ہیں جو یہ ہے کہ اے انسانو!
وہ خدا ان پڑھوں بلکہ عالموں فاضلوں کے علم و عقل سے بھی اوپر ہے۔ جسکو پورن ودوان
(عارفِ کامل) گیان چکشو (یعنی چشمِ معرفت) سے دیکھتے ہیں۔ وہی برہم ہے دیکھو وید ۴۰/۹

چوتھی روشنی

عارفین کاملین کہتے ہیں لالہٗ نقابٌ الّا الظّھور ولالہٗ حجابٌ سوی النّور خدا کے جمالِ لازوال
کے لئے ظہور کے سوا کوئی نقاب نہیں اور نور کے سوا اسکا کوئی حجاب نہیں ہے

بے حجابی یہ کہ ہر ذرّے میں جلوہ آشکار
اُسپہ گھونگھٹ یہ کہ صورت آجتک نادیدہ ہے

دساتیر میں آتا ہے۔ "پوشیدہ و نہاں گردیدہ از سخت آشکاری" (ص۶) وہ نہایت ہی روشن و لطیف
ہونے کے باعث نظروں سے پوشیدہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی آیت لا تدرکہ الابصار کے آخر میں
فرمایا وھو اللطیف الخبیر۔ پس اسکا لطیف ہونا ہی اسکی پوشیدگی کا باعث ہے کہ یہاں کوئی آنکھ
کام نہیں کرسکتی۔ دساتیر میں فرمایا "فرو ماندند و ناچار و ناتوان و در ماندہ شدند فروز شگران و
ستایندگان" (ص۶۱) خدا کی تعریف کرنیوالے آخر عاجز ہو لاچار ہو کر رہ گئے۔ کسی سے بھی اُسکی شان
کے لائق تعریف نہ ہو سکی۔

یہ وہی بات ہے جو حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اللّٰھمّ لا احصی
ثناءً علیک اے میرے خدا میں تیری پوری پوری تعریف کبھی نہیں کرسکتا۔ تمام دنیا کے بزرگوں نے آخر
سر عجز، دنیاز جھکا کر یہی کہنا مناسب سمجھا کہ ؎

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

پانچویں روشنی

قرآن مجید میں فرمایا ھو الاوّل جسکی تفسیر حدیث مبارک میں فرمائی کہ لیس قبلہٗ شیءٌ خدا ہر اول سے

اوّل ہے۔ اس سے اول کوئی چیز نہیں ہے۔ دساتیر میں آتا ہے "توئی نخستی کز نیست نخست تر پیشتر از تو" (ص ۶۶) اے خدا! تو سب سے اول ہے کہ تجھسے اول کوئی نہیں ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا والاخر جسکی تفسیر حدیث شریف میں یوں فرمائی لیس بعدہٗ شیٔ کہ خدا سب سے آخر بھی ہے۔ اسکے آخر کوئی چیز نہیں۔ دساتیر میں آتا ہے "توئی بازپس تری کز نیست بازپس تر از پسست" (ص ۶۶) اے خدا تو سب سے آخر بھی ہے کہ تیرے آخر کوئی چیز نہیں۔ پھر فرمایا "فرشتگان فروماندہ و نارسیدہ اند اندر دریافت بزرگیت" (ص ۶۷) فرشتے بھی تیری کبریائی و عظمت کا اندازہ کرنے سے عاجز و درماندہ ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں خود فرشتوں کی زبانی فرمایا گیا ہے سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ہ (سورہ بقر ع) اے خدا تو پاک ہے۔ ہمیں بجز اسکے جو تو نے ہمیں بخشا ہے اور کچھ علم نہیں۔ بیشک تو علم و حکمت والا ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا و لہ المثل الاعلیٰ فی السمٰوات و الارض (—) کہ تمام بلندیوں اور پستیوں میں تم خدا کے کیلئے جو مثال تجویز کروگے وہ اس سے بھی بالا و برتر رہیگا۔ دساتیر میں فرمایا "ہر چہ پنداری ازان برتر است" (ص ۶۹) کہ تم جو کچھ خدا کی نسبت خیال کرو وہ تمہارے ہر خیال سے بالاتر اور برتر ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا ذوالجلال والاکرام (سورہ رحمٰن) اور فرمایا لہ الکبریاء فی السمٰوات والارض (—) خدا جلال و عظمت کا مالک ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین میں اسکی بڑائی کی جا رہی ہے۔ دساتیر میں آتا ہے "یزدان یگانہ ہر آئینہ ہستی کہ گرامی است شاہی او۔" (ص ۹۷) خداوند یکتا واجب الوجود اسکی بادشاہت بہت عظیم الشان ہے۔ جسکے جلال و جبروت کے مقابلہ میں تمام عالم کے شہنشاہ ناقابل ذکر ہیں۔ اسکے ایک نام کے سامنے جملہ سلاطین و ملوک سراپا عجز و نیاز ہیں۔

چھٹی روشنی

قرآن مجید میں اپنی رحمت واسعہ کا اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کہ تم خدا کی مہربانی سے ناامید نہ ہو۔ دساتیر میں بالکل یہی حکم اسی طرح دیا جاتا ہے کہ "ناامید از مہربانی و بخشندگی او مشوید" (ص ۳۳) اس کی رحمت و بخشائش سے مایوس نہ ہو۔ قرآن مجید میں فرماتا ہے انہ یفعل مایشاء و یحکم ما یرید (—) خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ یہی بات دساتیر میں بیان فرمائی کہ "خواستو راست ہر چہ خواست کرد۔ و آنچہ خواہد کند" (ص ۶۹) وہ جو چاہے کرتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا اور جو چاہیگا کرے گا۔"

قرآن مجید میں فرماتا ہے "نحن اقرب الیہ من حبل الوریدہ" کہ ہم انسان کی رگ حیات سے بھی زیادہ اسکے قریب ہیں۔ دساتیر میں فرمایا "ومن نزدیک تر ترا از تو ہم" (ص۱۲۲) میں تجھسے بھی زیادہ تیرے نزدیک ہوں۔

ایک بہت مشہور حدیث قدسی ہے کہ

لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن قلب عبدی المؤمن ہ	زمین و آسمان میں بھی میں نہیں سما سکتا لیکن ہاں مومن کے دل میں سما سکتا ہوں۔

یہی بات دساتیر میں فرمائی گئی ہے کہ "در ہیچ چیز نگنجم مگر در دلِ تو، در دلِ چون دلِ تو" (ص۱۲۱) خدا اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے میں کسی چیز میں نہیں سما سکتا ہاں تیرے دل میں اور اس دل میں جو تیرے دل کی مانند ہو سما سکتا ہوں۔

من نہ گنجم در زمین و آسماں ٭ لیک گنجم در قلوبِ مومناں

عارفینِ کرام کہتے ہیں "الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق" خدا کی طرف جانے کے راستے اتنے ہیں جتنے لوگوں کے سانس ہیں۔ دساتیر میں فرمایا "راہہا بسوی خدا بیش از دمہائے آفریدگان است" (ص۱۰۱) خدا کی طرف جانے کی راہیں اس سے بھی زیادہ ہیں جتنی مخلوق کی سانس ہیں۔ عارفِ کامل کہتے ہیں من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ جس نے اپنے آپکو پہچان لیا خدا کو پہچان لیا۔ دساتیر میں فرمایا "آنکہ خود را نشناسد۔ خداوند را کجا شناسد" (ص۱۰۱) جو اپنے آپکو نہیں پہچانتا وہ خدا کو بھی نہیں پہچان سکتا

نوٹ:۔ ان تمام حوالوں سے ظاہر ہو گیا کہ مسائل عرفان و تصوف دساتیر میں کیسی صفائی سے بیان ہوئے ہیں حتیٰ کہ بالکل لفظاً لفظاً وہی باتیں ہیں جو تصوفِ اسلام میں زبان زد ہیں۔ یہ وحدتِ حقیقت کے ایسے پختہ نشانات ہیں جو مٹ نہیں سکتے۔ جنہیں دیکھکر حق پرست روحیں باغ باغ ہو رہی ہیں۔ حقیقت قدیم بھی ہے اور جدید بھی۔

ساتویں روشنی

عارفوں کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا کہ وہ

فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ہ اولئک المقربات ہ	راستبازی کے مقام پر خداوند مالک ذوالاقتدار کے پاس رہتے ہیں یہ لوگ مقرب بارگاہِ الٰہی ہیں

دساتیر میں آتا ہے کہ "وہمہ ایشان نیکو گفتار و کردار و نزدیک یزدان باشند" (ص۹۸) کہ

خداشناس انسان اچھی باتیں کہنے والے اور اچھے کام کرنیوالے ہوتے ہیں۔ خدا کے مقرب ہوتے ہیں قرآن مجید میں فرمایا کہ

ما یفتح اللہ للناس من رحمة فلا ممسک لھا و ما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ (ر)

خدا جو کچھ مہربانی و عنایت و بخشش فرمادے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جو کچھ روک دے اُسے کوئی جاری نہیں کر سکتا۔

دساتیر میں آتا ہے "تواز تست بازداشتن و بخشش و بہ تست دہش و بخشائش" (ص ۶۱) اے خدا! کسی نعمت کو روک لینا یا بخش دینا تیرے اختیار میں ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

سبحان الذی بیدہٖ ملکوت کل شیءٍ و الیہ ترجعون ٥ (یٰسین)

پاک و برتر ہے وہ ذات جسکے دست قدرت میں ہر چیز کی جان ہے اور اسی طرف تم سب لوٹ جاتے ہو

دساتیر میں آتا ہے "پس بزرگ است ایزد گیہان کہ بدست اوست روان گردہ ہمہ چیز و سوے او برگردند" (ص ۶۹)، وہ خدا بزرگ و برتر ہے کہ اسی کے ہاتھ میں ہر چیز کی جان ہے۔ اور سب اسی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ دساتیر میں آتا ہے۔ "مردمان نارس و کوتاہ یافت انداز شناخت رسائی گوہرت" (ص ۶۷) اے خدا! انسان تیری ذات کی معرفت میں نارسا اور کوتاہ ہیں۔ یہی بات حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ما عرفناک حق معرفتک ہم نے تجھے جیسا کہ پہچاننا چاہئے نہیں پہچانا۔

آٹھویں روشنی

قرآن مجید میں کائنات کو ہستی باری کی دلیل بتا کر پیش کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

ان فی خلق السمٰوات و الارض و اختلاف اللیل و النھار لاٰیات لاولی الالباب ٥

بیشک آسمان و زمین کی خلقت اور دن رات کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

دساتیر میں آتا ہے۔ "دانایان ہستی آفریدہ و کردہ را رہبر ہستی یزدان سازند" (ص ۱۰) عقلمند لوگ مخلوقات کی ہستی کو وجود باری کی دلیل ٹھہراتے ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے

ما خلقکم ولا بعثکم الا کنفسٍ واحدةٍ

تمہارا پیدا اور برپا ہونا ایک جان کی طرح ہے۔

دساتیر میں آتا ہے "آفریدیم جہان را یک کس (ص ۱۰) کہ میں نے عالم کو ایک شخص کی مانند

پیدا کیا ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا اللہ نور السمٰوٰت والارض ۵ خدا تمام بلند اور پست جہانوں کا نور ہے۔ دساتیر میں آتا ہے "بے تاب ہر آئینہ ہستی چیزے نیست (ص ۱۰۶)" خدا کی روشنی سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔ "تابش بہمہ رسیدہ" (ص ۱۰۶) اسکا نور سب پر چھایا ہوا ہے۔ "بیک تاب خدا دو جہان آشکارا شد" (ص ۱۰۶) خدا کے ایک جلوے سے دو جہاں نمودار ہو گئے ہیں یعنی ایک مادی عالم دوسرا روحانی عالم۔ "رسیدہ یکتائی را در بسیاری و بسیاری را در یکتائی نگرد" (ص ۱۰۶) پہنچا ہوا عارف کامل وحدت کو کثرت میں اور کثرت کو وحدت میں دیکھتا ہے۔ "ترا یکتائی باز دارندہ از بسیاری و بسیاری باز دارندہ از یکتائی نیست (ص ۱۰۷)" اے پیغمبر تجھے وحدت کثرت سے نہیں روک سکتی اور کثرت وحدت کیلئے حجاب نہیں ہو سکتی۔

نویں روشنی

دیگر عقائد

فرشتے قرآن مجید میں فرشتوں کے متعلق بہت بیان آیا ہے اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا ما یعلم جنود ربک الا ھو کہ خدا کے لشکروں کو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔

دساتیر میں آتا ہے "سروشان بیشمار اند" (ص ۶) فرشتے انگنت ہیں۔ "شمارہ خردہا و روانہا و ستارگان و آسمان یزدان داند (ص ۶)" کہ عقول اور ارواح اور ستاروں اور آسمانوں کی تعداد خدا ہی جانتا ہے۔ قرآن مجید میں نزول وحی کے متعلق فرمایا

نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک ﴾ کہ روح امین یہ کلام الٰہی لیکر تیرے دل پر نازل ہوا ہے۔ دساتیر میں حضرت مہ آباد پیغمبر سے خدا فرماتا ہے۔ "اے آباد گفت و گفتار یزدان آنست کہ فرشتہ بر دل تو آرد" (ص ۳۷) اے آباد خدا کا کلام وہ ہے جسے فرشتہ لیکر تیرے دل پہ نازل ہوتا ہے۔ یہ بالکل وہی بات ہے جو قرآن شریف میں بیان فرمائی گئی۔

مسلمانوں میں چار فرشتے خاص طور پر مشہور ہیں۔ دساتیر میں بھی فرمایا کہ "بر آتش و باد و آب و خاک چہار فرشتہ گماشتہ شد" (ص ۱) کہ آگ ہوا پانی مٹی پر چار فرشتے مقرر ہیں ۞

عالم آخرت قرآن شریف میں عالم آخرت اور مابعد الموت بہشت و دوزخ کے آرام اور دکھ کا ذکر ہے۔ دساتیر میں بھی بالکل ایسے ہی بیانات آتے ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے:- فلولا اذا بلغت الحلقوم کہ جب روح جسم کو چھوڑ جاتی ہے تو انسان فوراً جنت کی راحت یا دوزخ کے دکھ میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ نیکوں کے متعلق فرمایا:-

بہشت فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم کہ نیک اور خدا رسیدہ آدمی مرنے کے بعد آرام وراحت اور نعمتوں کی جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ اسی بات کو دساتیر میں یوں فرمایا ہے:-

چون فرودین تن گذارد در سروستانش رسانم (صفحہ ۱۲)
کہ جب نیک انسان اس جسم عنصری کو چھوڑ دیتا ہے تو میں اسے سروستان میں پہنچا دیتا ہوں یعنی بہشت میں۔

چنانچہ فرمایا ہے:-

سروستان و روان گرد و سپہر آباد بہشت است
یعنی سروستان اور روحوں کا ملک اور آسمانی آبادی بہشت ہے

لا فیہا غول ولا ہم عنہا ینزفون (قرآن)
جنتی لوگ جنت میں مدہوش نہیں ہونگے

دوسری جگہ فرمایا لا یصدعون عنہا ولا ہم ینزفون اور نہ انہیں کسی قسم کا درد و کرب ہوگا۔ دساتیر میں آتا ہے:-

بہشتیان را تنے از بخشش یزدان برتر باشد کہ نہ ریزد و نہ کہنہ شود و نہ درد گیرد و نہ آلائش در و فراز آید (صفحہ ۹)
بہشتیوں کا جسم خدا کے فضل سے ایسا اعلیٰ ہوگا جو زائل نہیں ہوگا۔ نہ پرانا ہوگا۔ نہ اسے کوئی درد لاحق ہوگا نہ کسی قسم کی آلائش پیدا ہوکر نکلیگی۔

قرآن مجید میں بہشتیوں کے متعلق فرمایا ہے لا یموتون فیہا کہ بہشتیوں کو موت نہیں آئے گی۔ دساتیر میں آتا ہے:- کہ

در آن سرا مردن و زائیدن و گرفتن پیکر و گذاشتن نگار نیست (ص ۷)
بہشت میں مرنا اور پیدا ہونا۔ قالب عنصری اختیار کرنا اور چھوڑنا بالکل نہیں ہوگا۔

قرآن مجید میں فرمایا خلدین فیہا ابدا کہ جنتی جنت میں ہمیشہ رہینگے۔ دساتیر میں آتا ہے:-

در آن خرم آباد جاوید پایند (ص ۱۳)
کہ اہل بہشت جنت کی خوشی کے مقام میں ہمیشہ رہینگے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ ادنیٰ ترین جنتی کے لئے اس دنیا کے برابر وسیع جنت اور ساز و سامان ہوگا۔ یہی بات دساتیر میں یوں بیان ہوئی:-

کمینہ پایہ بہشت آنست کہ فرومایہ را برابر فرودین جہان دہند (ص ۶)
بہشت کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ ایک چھوٹے سے چھوٹے جنتی کیلئے اس دنیا کے برابر وسیع اور نعمتوں سے بھرا ہوا ہوگا۔

قرآن مجید میں آتا ہے فلا تعلم نفسٌ ما اُخفی لهم من قرة اعین جزاءً بما کانوا یعملون ۰ نیک اعمال کے بدلے میں جو راحت و آرام عالم آخرت میں ملیگا اُسے کوئی بھی نہیں جانتا۔ حدیث مبارک میں عالم آخرت کی چیزوں کے متعلق فرمایا:- ما لا عینٌ رأت و لا اُذنٌ سمعت و لا خطر علی قلب بشر۔ کہ وہاں وہ کچھ ہوگا جو کانوں نے نہیں سُنا۔ آنکھوں نے نہیں دیکھا کبھی انسان کے خیال میں بھی نہیں گذرا۔ یہی بات دساتیر میں اسطرح سے بیان فرمائی گئی ہے:-

زبان آن شادی و خرمی و خوشی و مزه را نتواند بیرون داد و گوش نیارد شنید و چشم نتواند دید ۵۰	جنت میں جو خوشی و خرمی اور سرور و کیف ہے زبان اُسے بیان نہیں کرسکتی۔ کان نہیں سُن سکتے آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

دوزخ قرآن مجید میں جیسا کہ بہشت اور اہل بہشت کے متعلق بیانات ہیں دوزخ کے متعلق بھی صاف طور پر فرمایا ہے والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئك اصحاب النار ہ کہ خدا کے منکر اور آیات خدا کے جھٹلانے والے آتش دوزخ میں پڑینگے۔ دساتیر میں آتا ہے:-

رستگاران در بهشت جاوید باشند و گنهگاران در دوزخ سخت ۵۰	نجات پانیوالے لوگ ہمیشہ کی بہشت میں اور گنہگار سخت دوزخ میں رہینگے۔

قرآن مجید میں بدعمل لوگوں کیلئے فرمایا لا تفتح لهم ابواب السماء کہ اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک بدعمل انسان کی روح کو آسمان سے دھتکار دیا جاتا ہے اور رحمت کے دروازے اسکے لئے نہیں کھُلتے۔ دساتیر میں بھی زشت اعمال انسان کی نسبت فرمایا:-

چون فرودین تن بپاشد دیگر آخشیجی تن نیابد و روانش را بفراز آباد راه نه دهند ۵۱	جب یہ خاکی جسم الگ ہوجاتا ہے تو وہ شخص دوبارہ جسم عنصری نہیں پاتا۔ اور اسکی روح کو ملأ اعلیٰ کیطرف جانیکا راستہ نہیں دیا جاتا۔

اور جیسا بکثرت روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ دوزخ میں دوزخیوں کو سانپ بچھو ستائینگے۔ دساتیر میں ان باتوں کو نہایت عمدہ پیرایے میں یوں بیان کیا گیا ہے:- کہ

بدخویها ے او در پیکر آتش سوزنده و برف فسرنده و سرو کننده و مار و کژدم و جز آن آزارندگان و درنج آوران شده آزارش دهند ۲۸	دوزخی کی بُری عادتیں جلتی ہوئی آگ اور شل کردینے والے برف اور سانپ بچھو وغیرہ کی شکل بنکر اسے اذیت اور دُکھ پہنچاتے رہینگے۔

پھر دساتیر میں دوزخی کے متعلق فرمایا ہے کہ

در آتش ناکامی سوزد ۱۹	کہ وہ اپنی دلی مرادوں سے دور ناکامی کی آگ میں جلتا رہیگا۔

قانون جزا سزا

قرآن مجید میں بار بار یہ قانون بیان ہوا ہے کہ ہر شخص جیسے اعمال کرے گا ویسے ہی بدلہ پائے گا۔
دساتیر میں آتا ہے۔ "چون کند چنان انجام یابد" صہ ۱۳ | جیسا کرے گا ویسا بھرے گا
از مکافات عمل غافل مشو ⁂ گندم از گندم بروید جو ز جو

قرآن مجید میں تقویٰ کی تاکید فرماتے ہوئے بار بار فرمایا گیا ہے اتقوا اللہ بالکل یہی لفظ دساتیر میں فرمایا۔
بترسید از خشم خدائے والا صہ ۱۷ | خداتعالےٰ کے غضب سے ڈرتے رہو

انسان کی بزرگی

قرآن مجید میں فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم ہم نے بنی آدم کو شرف و بزرگی عنایت کی ہے۔ دساتیر میں آتا ہے:۔

یزدان والا مردم را برگزید از جانوران بفرروانی صہ ۱۲ | کہ خدا نے انسانوں کو دوسرے تمام جانداروں پر روحانی بزرگی عطا فرمائی ہے۔

قرآن مجید میں نیک بندوں کے متعلق فرمایا ہے قلیلاً من اللیل ما یھجعون کہ وہ لوگ راتوں کو کم سوتے ہیں اور فرمایا کلوا واشربوا ولا تسرفوا حد سے زیادہ نہ کھاؤ پیو۔ اسلئے بزرگان دین نے کم خفتن۔ کم گفتن اور کم خوردن کی ہمیشہ نصیحتیں فرمائی ہیں۔ تاکہ روحانی کمالات حاصل کرکے انسان کامل ہوجائے۔ دساتیر میں بھی ان امور کے متعلق فرمایا:۔

چون گرسنہ و بے خواب دل را بہ یزدان بندید از تن آخشیجان جدا شدہ آسمان و ستارہ و فرشتہ و خدا را ببینید و بنگرید صہ ۱۹ | جب تم خالی پیٹ اور بیدار رہکر خدا میں اپنا دل لگاؤ گے تو جسم عنصری کے بندھن سے چھوٹکر عالم بالا کے لطف پاؤ گے۔ اور خدا کے جلوے دیکھو گے۔

احکام و اعمال

حکم نکاح | قرآن مجید میں فانکحوا فرماکر نکاح کا صریح حکم دیا ہے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی بیاہ کرنا میری سنت ہے۔ جو میری سنت سے منہ پھیرتا ہے۔ وہ مجھ میں سے نہیں۔ دساتیر میں آتا ہے:۔

زن خواہید و جفت گیرید صہ ۲۰ | بیوی کرو

۱۲ ۱۲ ۱۲

عصمت | پھر قرآن مجید میں فرمایا قُل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم
مومنوں سے کہدو کہ اپنی نظر نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ دساتیر میں آتا ہے۔

ہم خفت وہمخوابہ دیگرے را نہ بینید و دبرو } کسی دوسرے کی بیوی کو نہ تاکو اور اسکے ساتھ
منگرید و با او میامیزید ص۴۶ } نہ ملو۔

بدکاروں کو سزا | قرآن مجید میں بار بار بدکاروں کو سزائیں دینے کے احکام وارد ہوئے ہیں
دساتیر میں بھی فرمایا گیا ہے۔

بدکرداران را سزا دہید ص۲۰ } کہ بدکاروں کو سزا دو ۱۲

قرآن مجید میں فرمایا جزاءُ سیئةٍ سیئةٌ مثلھا گناہ کے مطابق سزا دینی چاہیے۔

دساتیر میں آتا ہے:۔

گنہگار ہر آنچہ کرد با او چنان کنید } گنہگار جیسا قصور کرے ویسی ہی اسکو سزا دو۔

عہد اور قسم | قرآن مجید میں فرمایا ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا اور اپنی عہد مؤکد
کو نہ توڑو۔ دساتیر میں فرمایا "پیمان مشکنید" عہد شکنی نہ کرو۔ قرآن مجید میں فرمایا:۔

لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم } خدا کے نام کی قسم کو بہانہ نہ بناؤ۔

دساتیر میں آتا ہے:۔

سوگند دروغ یاد مکنید ص۲۰ } اسکے نام کی جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ۔

مے نوشی منع ہے | قرآن مجید میں شراب کے متعلق فرمایا رجسٌ من عمل الشیطان فاجتنبوہ
کہ شراب شیطانی کام ہے ان سے بچتے رہو۔ دساتیر میں فرمایا:۔

ہوش زدائے آن مایہ کہ بیہوش شوید مخورید ص۲۰ } عقل کو مار دینے والی چیز یعنے شراب نہ پیو۔

بدکار عورت کو سزا | قرآن مجید میں بدکار عورتوں کے متعلق فرمایا فامسکوھن فی البیوت حتی
یتوفھن الموت کہ اسے گھر میں بند کرکے رکھو یہانتک کہ مر جائے۔ دساتیر میں بھی اس عورت کے متعلق حکم ہے کہ

زن شوہر دار را بند ص۳۵ } شوہر والی عورت اگر بدکاری کرے تو اُسے گھر میں بند کر دو۔

بچے کی ولادت پر رسم | اسلام میں بچے کی ولادت کے بعد عقیقہ کیا جاتا ہے اور خیرات کیجاتی ہے سب لوگ
بچے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح کا حکم دساتیر میں ہے کہ

ہنگام زادن فرزند نامہ خدا کہ دساتیر نام اوست } یعنی بچہ پیدا ہونے کے وقت خدا کی کتاب دساتیر
خوانید و در راہ یزدان چیزے دہید" } پڑھو اور خدا کی راہ میں کچھ دو۔

موت پر رسم خیرات کسی کے مرنے پر بھی مسلمان اسکی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے قرآن پڑھواتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں۔ اسی طرح کا حکم دساتیر میں آیا ہے کہ

پس مردہ نامۂ یزدان خوانید وچیزے با یزد پرستان و ہید تاروان او رانکوئی رسد ص ۳۴ } مردے کیلئے خدا کی کتاب پڑھو اور نیک لوگوں کو نام خدا پہ کچھ دو تاکہ میت کو اسکا ثواب پہنچے۔

توبہ و استغفار قرآن مجید میں فرمایا توبوا الی اللہ جمیعاً ایھا المومنون۔ اے مومنو! تم سب کے سب توبہ کرو اور خدا کی طرف رجوع لاؤ۔ دساتیر میں بھی فرمایا کہ

کہ از گناہ کردہ پتت کنید و پشیمان شوید ص ۳۶ } کئے ہوئے گناہ سے توبہ کرو۔ اور پشیمان ہو۔

اپنے ہم مذہب کی مدد قرآن مجید میں فرمایا کہ مسلمان آپس میں ایکدوسرے کے مددگار ہوں المومنون بعضھم اولیاء بعض اور فرمایا تعاونوا بالبر والتقویٰ نیک کام میں ایکدوسرے کی مدد کرو دساتیر میں فرمایا:۔

ہم آئین و ہم کیش را در نکوکاری یاوری دہید ص ۲۵ } اپنے ہم مذہب کو نیک کام میں مدد دو۔

انسان اور نیکی بدی قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے وذروا ظاھر الاثم وباطنہ ظاہر اور پوشیدہ سب گناہ چھوڑ دو۔ دساتیر میں فرمایا:۔

بترسید از گناہ و بہراسید از کار تباہ } گناہ سے ڈرو اور تباہ کاری سے خوف کھاؤ۔

خدا قرآن مجید میں فرماتا ہے فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ و اما من خفت موازینہ فامہ ھاویہ جسکے نیک اعمال بھاری ہونگے وہ بڑے لطف کی زندگی میں ہوگا اور جسکے اعمال ہلکے ہونگے وہ اپنی ماں دوزخ کی گود میں جا پڑے گا۔ دساتیر میں فرماتا ہے:۔

خداوند والا بندہ را تواں کن کرد انچہ خواہد از نیک بد آرد کرد اگر نکوئی کند بہشت یابد ور بدی دوزخ نشیم شود۔ ص ۲۱ } خدا تعالےٰ نے بندے کو مختار بنایا ہے وہ جو کچھ چاہے بھلائی یا برائی کرسکتا ہے اگر نیکی کرے گا بہشت پائے گا اگر بدی کرے گا دوزخ میں جائے گا

قرآن مجید میں فرمایا ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک برائی انسان کی طرف سے ہے ولا یرضی لعبادہ الکفر خدا اپنے بندوں کیلئے کفر پسند نہیں کرتا۔ دساتیر میں فرماتا ہے:۔

بدی از خدائے ہستی نبایید و بنا خوب خواہش ندارد ص ۱۲ } کہ برائی خداوند عالم کی طرف سے نہیں اور خدا برائیوں کو پسند نہیں کرتا۔

طہارت غسل۔ وضو قرآن مجید میں فرمایا ہے ان اللہ یحب المتطھرین خدا پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

دساتیر میں فرمایا کہ پاکی دو قسم کی ہے۔ ایک حقیقی ایک ظاہری۔ حقیقی پاکیزگی دل اور روح کی پاکیزگی ہے۔ اور ظاہری پاکیزگی یہ ہے کہ جسم و لباس پر لگی ہوئی ناپاکی کو دور کیا جائے۔

واین پاک شدن بآب بیغت۔ باشد ۔ ﴿ اور یہ پاکی ایسے پانی سے ہونی چاہئے جو بغیر یعنی پاکیزہ ہو۔

جسکی تشریح حضرت ساسان پنجم یوں کرتے ہیں کہ پانی کا رنگ۔ اور بو اور مزہ نہ بدلا ہوا ایسے پانی سے غسل اور وضو کرنا جائز ہے۔ غسل اور وضو کی ترکیب قریب قریب وہی ہے جو اسلام میں ہے۔

چنانچہ دساتیر میں فرمایا ہے۔ کہ

درآب شوئی تن را یا رو و دست و پا را ﴿ کہ پانی سے اپنے تمام بدن کو دھوؤ (یہ تو غسل ہوا) یا منہ اور ہاتھ اور پاؤں کو دھوؤ (یہ وضو ہوا)

اسلام میں حکم ہے کہ اگر وضو نہ کر سکو تو تیمم کر لو۔ فان لم تجد وا ماءً فتیمموا صعیدا طیباً۔

دساتیر میں بھی تیمم کا مسئلہ ہے۔ فرمایا۔

اگر نتوانی بپندار این کن ﴿ اگر تو منہ ہاتھ نہ دھو سکے تو دل میں خیال کرلے کہ میں نے وضو کر لیا۔

نماز جماعت | جسطرح مسجد میں جا کر نماز پڑھنا مسنون ہے دساتیر میں بھی حکم ہے کہ

پس بپرستش کاخ آئے و نماز کن ۔ ﴿ نماز پڑھنے کی جگہ آکر نماز پڑھ

اسلام میں نماز باجماعت کا حکم ہے۔ آگے امام کھڑا ہوتا ہے پیچھے مقتدی۔ یہی حکم دساتیر میں یوں ہے کہ

اگر پرہیزگارے دانشورے در نماز بیش باشد و دیگران پس الیستہ پی شو آن نیکوست ﴿ اگر ایک پرہیزگار ہوشیار آدمی نماز میں آگے ہو اور باقی لوگ پیچھے کھڑے ہوں۔ اسکی حرکات سکنات کی پیروی کریں تو یہ نماز باجماعت بہتر ہے

اوقات نماز کے متعلق دساتیر میں فرمایا:-

ہر روز چہار پاسہ یا دو بار نماز دید و یکبار ہر آئینہ ۔ ﴿ ہر روز چار بار نماز پڑھو یا تین بار یا دو بار۔ ایک بار تو ضرور ہی نماز ادا کرو۔

ظہور محمدی

مسلمانوں کا عروج و زوال

دساتیر کی پیشگوئی

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والثنآء کے ظہور مبارک کی خبر جہاں دیگر کتب مقدسہ میں دیگئی تھی پارسیوں کے مشہور الہامی صحائف میں بھی حضور کے متعلق صریح پیشگوئی کی گئی تھی۔ آج ہم دساتیر کی پیشگوئی لکھتے ہیں جو نہایت واضح الفاظ میں ظہور محمدی کی خبر دیتی ہے۔ نیز اسلام کے آغاز و انجام۔ مسلمانوں کے عروج و زوال کا صاف صاف نقشہ کھینچتی ہے۔ الہامی کتابوں کی روشنی بھی عجیب ہوتی ہے۔ کسقدر عرصہ دراز قبل ظہور محمدی کی اطلاع دیگئی۔ جو بالکل لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

ظہور محمدی حضرت ساسان نخست کے صحیفہ میں بتایا گیا کہ ایران میں خرابیاں پیدا ہونگی۔ لوگ اپنے بادشاہ خسرو پرویز کو مار ڈالینگے۔ ہر طرح کی سرکشی کرینگے۔ پھر فرمایا:۔

"چون چنین کارہا کنند از تازیان مردے پیدا شود" یعنی جب ایرانی ایسے ایسے کام کرینگے تو عربوں میں سے ایک عظیم الشان آدمی پیدا ہوگا۔

مسلمانوں کا غلبہ "کہ از پیروان او دیہیم و تخت و کشور و آئین ہمہ برافتد" اس عربی النسان کے ماننے والوں کے ہاتھوں ایران کا تاج و تخت اور حکومت و مذہب سب کچھ درہم برہم ہو جائیگا۔ چنانچہ واقعات گواہ ہیں جنکا انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ مسلمانوں نے ایران میں پہنچکر پارسی حکومت اور مذہب کو ایسا فتح کرلیا کہ آجتک وہاں اسلامی جھنڈا لہرا رہا ہے۔

"وشوند برکشان زیر دستان" پیشگوئی کرنے والا پیغمبر کہتا ہے کہ نبی عربی کے ماننے والے ایران پر غالب آئینگے۔ ایران کے بڑے بڑے زبردست لوگ مغلوب ہو جائینگے۔ اور سب جانتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا۔

خانہ کعبہ کے متعلق پیشگوئی "بینید بجائے پیکیگاہ و آتش کدہ خانہ آباد بے پیکیر شدہ نماز بردن سو" یہ پیشگوئی خانہ کعبہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ گھر جو "آباد" یعنی حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے جسمیں بہت

سے بُت رکھے گئے ہیں تب تک جب کے ظہور پر بُتوں سے خالی ہوجائیگا اور سب کا قبلہ بن جائیگا۔ لوگ اسطرف منہ کرکے نماز پڑھینگے۔

تصریح مقامات پھر ایران پر اسلامی غلبہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ "و باز ستانند جائے آتشکدہا مداین دگر دہاے آن و توس و بلخ و جاہائے بزرگ" نبی عربی کے ماننے والے مداین اور اسکے اطراف طوس بلخ اور بڑے بڑے مقامات پر قبضہ کرینگے"

اسکی تصدیق میں واقعات موجود و مشہود ہیں کہ ان تمام مقامات پر مسلمانوں کا تسلط ہوچکا ہے۔ اور جبکہ واقعہ ظہور پذیر ہوجائے پھر انکار کرنا عقل کے نزدیک ناجائز ہے۔

مسلمانوں کا زوال ان باتوں کے بعد پیشگوئی کرنے والا پیغمبر کہتا ہے کہ آخر مسلمانوں میں بھی پھوٹ پڑجائے گی "پس افتند درہم" آپس میں ہی اُلجھ پڑینگے۔ "دانایان ایران و دیگران در الیشان در روند" لیکن دوسری طرف یہ بھی کہتا ہے کہ اسلام میں ایران کے بڑے بڑے لوگ داخل ہوجائینگے چنانچہ حدیث میں بھی رسول اکرم نے یہی فرمایا کہ اعظم نصیباً فی الاسلام ہم اہل فارس یعنی اسلام میں بہت بڑا حصہ لینے والے ایرانی ہی ہوں گے۔ چنانچہ واقعات گواہ ہیں کہ اسلام کے تمام ائمہ کرام فقہا۔ محدثین۔ صوفیا بالعموم ایرانی ہی ہیں۔ پھر مسلمانوں کے زوال کی نسبت فرماتے ہیں کہ

"و از ان آئین نماند جز نمونہ نمک در آرد" آخر اسلام کی حقیقت لوگوں میں سے زائل ہوتی جائیگی۔ حتیٰ بالکل اتنی رہ جائے گی جتنا آٹے میں نمک ہوتا ہے۔ یعنی محض برائے نام ورنہ بہت اختلافات ہوجائینگے بکثرت فرقے پھیل جائینگے۔ حقیقت مخفی ہوجائے گی۔

"جز نام نیماند از ان آئین در آئینہا برانگیختہ" لوگوں کے نکالے ہوئے فرقوں اور مذہبوں میں اسلام کا نام ہی رہجائے گا۔ حقیقت گُم ہوجائے گی۔ بالکل یہی الفاظ ایک حدیث میں وارد ہوئے ہیں کہ

لا یبقےٰ من القرآن الا رسمہٗ و لا من الاسلام الا اسمہٗ	قرآن کے صرف حروف رہجائینگے اور رسمی قرأت رہ جائیگی۔ اسلام کا صرف نام رہجائے گا۔

یعنی اسلام کے قالب میں سے روح حقیقت پرواز کرجائے گی۔ مسلمان نام کے مسلمان ہونگے حقیقت اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ اسلام کا نام لیتے ہیں مگر کام اسکے خلاف ہیں۔ اپنے زوال کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور سب دنیا گواہ ہے کہ مسلمانوں کے عروج کا زمانہ بھی عجیب شاندار تھا۔ اور آج زوال کے دن بھی نہایت عبرتناک ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

باتیں پائے گا جو کسی مذہب میں بھی موجود ہیں۔ تب وہ وحدت ادیان یعنی مذاہب کے باہمی اشتراک و اتحاد کا یقین کر لے گا۔ ہم قرآن مجید اور وید اور بائبل سے اس مقصد کیلئے بعض اشارات کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

(۱) کتاب حضرت زرتشت کی پہلی آیت بعینہٖ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

(۲) اس کتاب کی دوسری آیت بالکل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے

(۳) اس کتاب کی آیت نمبر ۵۔۶۔۷ میں حضرت زرتشت کو تین قسم کی وحی ملنے کا بیان ہے۔ اول خواب میں دوسرے خواب و بیداری کے درمیان۔ تیسرے صرف بیداری میں۔ یہی تین کیفیتیں حضرت رسولِ کریم علیہ التسلیم کی نسبت مانی جاتی ہیں۔ پھر آیت نمبر ۸ و ۹ میں روح حضرت زرتشت کا فرشتہ کے ساتھ آسمانوں سے گذر کر خدا تک پہنچنا واقعہ معراج نبوی کے مشابہ ہے۔

(۵) آیت نمبر ۱۰ میں حضرت زرتشت کی وحی کو دو قسم کا ٹھہرایا۔ اول "پرخیدہ" یعنی رمز و متشابہ۔ اور دوسرا "اپرخیدہ" یعنی صریح و محکم۔ یہی بات قرآن مجید سورۂ آل عمران میں فرمائی گئی ہے کہ اس قرآن مجید میں دو قسم کی آیت ہیں۔ اول محکمات۔ دوسرے متشابہات۔ اور جسطرح قرآن مجید میں محکمات کو امّ الکتاب یعنی بنیاد و مرجع قرار دیا ہے اسی طرح کتابِ حضرت زرتشت آیت نمبر ۱۱ میں پرخیدہ یعنی متشابہ اور رمز کو اپرخیدہ یعنی محکم و صریح کے مطابق کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اسطرح محکم کو اصل ٹھہرایا ہے۔

(۶) کتابِ حضرت زرتشت کی آیت نمبر ۲۹ میں ذاتِ خداوندی کو بے چون و چرا بتایا گیا ہے۔ یہی عقیدہ تمام مذاہب میں مسلّم ہے۔

(۷) پیدائش عالم کی نسبت اس کتاب کی آیت ۳۰ میں کہا گیا ہے کہ وجود روشنی ہے اور روشنی ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ یہی بات قرآن شریف کی اس آیت میں ہے اللّٰہُ نورُ السمٰوٰتِ والارض کہ خدا تمام آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے۔ اسی راز کو بائبل مقدس میں اسطرح کھولا گیا ہے:۔ "خدا نے کہا کہ اُجالا ہو۔ اور اُجالا ہو گیا (پیدائش باب اول آیت نمبر ۳) اسی امر کو وید مقدس میں خدا کی نسبت بیان کرتے ہوئے یوں ظاہر کیا گیا ہے۔ "وہ تمام روشنیوں کی روشنی ہے" (یجروید ۱۲)

حضرت زرتشت کی کتاب آیت نمبر ۳۹ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ "میں تمام نور و[illegible]

قرآن مجید میں فرماتا ہے نورٌ علیٰ نور (سورۂ نور آیت ۳۴) یجروید ۱۳ [illegible]

ہے یہ تمام چاند سورج وغیرہ اسی کے سہارے پر ہیں۔

قرآن مجید میں فرمایا الم تر الیٰ ربک کیف م[illegible]

تو اپنے پروردگار کی طرف نہیں دیکھتا کہ اُسنے کسطرح [illegible]

کتاب حضرت زرتشت کی آیت نمبر ۴۰ یوں ہے۔ "خدا کو دیکھو۔ اُسنے سایہ کو پھیلا رکھا ہے۔

(۸) اس کتاب کی آیت نمبر ۴۴ سے ۵۵ تک ضرورتِ رسالت، صادق پیغمبر کی پہچان نہایت خوبصورتی سے بیان کیگئی ہیں۔ اہل نظر خود ہی لُطف اُٹھا سکتے ہیں۔ ہمیں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۹) اس کتاب میں آیت نمبر ۷۶ سے آدمی اور جانوروں کا مُباحثہ بہت ہی دلچسپ ہے۔ آدمی طرح طرح سے اپنی فضیلت ثابت کرنا چاہتا ہے اور مختلف جانور تُرکی بتُرکی برجستہ جواب دیتے ہیں۔ ہر موقع پر انسان لاجواب ہوتا ہے۔ آخر محبت و اتحاد، حسن اخلاق اور صفات ملکوتی کے مقام پر پہنچکر انسان کی برتری مُسلّم ہوجاتی ہے۔

اسی مُباحثہ کے آخر میں بھیڑ اور بھیڑیا دوستی کا عہد کرتے ہیں۔ اور شیر اور ہرن پیمانِ محبت باندھتے ہیں۔ اسپر آیت نمبر ۱۲۱ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ "یہ ایک عظیم الشان راز کا کھوج ہے"۔ سبکو سوچنا چاہیئے کہ یہاں کیا بھید ہے؟ بھیڑ اور بھیڑیے کی دوستی، شیر اور ہرن کی محبت کیا ایک لطیف استعارہ نہیں؟ کیا یہ وہی راز تو نہیں جسکا ظہور موعود کُل ادیان کی جلوہ افروزی سے وابستہ ہے۔ کہ بھیڑیے کے سے اخلاق رکھنے والے لوگ بھی صُلح جو اور امن پسند ہوجائینگے جسکا ذکر بائبل میں یوں کیا گیا ہے:-

"اُس کی کمر کا پٹکا راستبازی ہوگی۔ اور اسکے پہلو وفاداری کے پٹکے سے کسے ہونگے۔ اسوقت بھیڑیا برّے کے ساتھ رہیگا۔ اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھیگا۔ (یسعیاہ باب ۱۱)

ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے طالبوں کے لئے اپنا عظیم الشان راز ظاہر کردے۔ تاکہ سب وحدت و محبت کے عالم میں پہنچکر حقیقت کی بہشتِ ابدی میں ہمیشہ شاد و خرّم رہیں

سیّد محفوظ الحق علمی

دفتر کر...
قرو...

چنا...
اسل...
فقہا...
ر و از...
بالکل ا...
بکثرت فہ...
و جز نام...
کا نام ہی رہجا...
ویبقی من القرآن ا...
الاسلام الا اسمہ
یعنی اسلام کے قالب میں سے روح...
حقیقت اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ اسلام کا نام...
اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور سب دُنیا گواہ ہے کہ مسلمانو...
تھا۔ اور آج زوال کے دن بھی نہایت عبرتناک ہیں۔ فاعتبروا...

قرآن مجید میں فر

تو اپنے پرودگار کیطرف ہنیں